عرب مجاہدین کے ساتھ بدسلوکی پر مجرمانہ خاموشی کیوں؟

دورِ جدید کی سب سے قیمتی متاع تیل نکل آنے کے بعد سے عربوں کے طرزِ زندگی میں بڑا انقلاب آگیا بدوانہ زندگی گزارنے پر مجبور عربوں کو شاہانہ زندگی گزارنے کے بھرپور مواقع میسر آئے، بہت بڑی تعداد کو دولت نے اپنا اسیر بنا لیا اور وہ آفاق میں گم ہو گئے۔ لیکن جنھوں نے آفاق کو اپنے اندر گم کیا ہوا تھا دولت کی فراوانی بھی ان کو نہ بہا سکی اور آج عربوں کی بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جس کی تمام دولت دین کے لیے وقف ہے اور دنیا بھر میں اسلام کے فروغ کے لیے صرف ہو رہی ہے۔

اگر ایک مرتبہ آدمی شاہانہ زندگی گزار لے تو "چھٹتی نہیں یہ کافر منہ کو لگی ہوئی"، ایسے شخص کے لیے دوبارہ بدوانہ زندگی گزارنے کا تصور بھی محال ہوتا ہے جب جسم پھولوں کی سیج کے عادی ہو جائیں تو پھر کانٹوں کے بستر پر کیسے نیند آسکتی ہے؟ ایسے میں عرب مجاہدین کی جدوجہد واقعی قابلِ ستائش ہے جنھوں نے اپنی عیش و عشرت سے بھرپور زندگی کو خیرباد کہہ کر افغانستان کی سنگلاخ چٹانوں کو اپنا مسکن بنایا اور افغان قوم کے شانہ بشانہ روسی ملحدوں سے لڑتے ہوئے جہادِ افغانستان میں ناقابلِ فراموش کردار ادا کیا۔ عرب مجاہدین نے صرف جان کے ساتھ ہی جہاد نہیں کیا بلکہ اپنی دولت کو بھی جہادِ افغانستان کے لیے وقف کر دیا۔

جہادِ افغانستان کے دوران بڑی تعداد میں عرب پاکستان کے ذریعے افغان جہاد میں شامل ہوئے صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں میں انھوں نے باقاعدہ رہائش اختیار کی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی یہیں مقیم کر دیا اور خود جہادِ افغانستان میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ اس دوران پاکستان کی حکومت نے بھی انھیں ہر طرح کی مراعات فراہم کیں اور ع[illegible] حکومتوں نے بھی جہادِ

افغانستان میں شرکت کے خواہشمندوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی۔

آج وہی عرب مجاہدین، وہی پاکستانی حکومت وانتظامیہ ہے اور وہی عرب حکومتیں ہیں، لیکن اب نہ صرف عرب مجاہدین پر نوازشات کا سلسلہ ختم ہوچکا ہے بلکہ عالمِ اسلام کے یہ محسن مسلمان مملکتوں کے لیے خطرہ قرار دیے جاچکے ہیں، ان کا وجود دہشت گردی لاقانونیت کی بقا ہے۔ یہ بنیاد پرست ہیں اور بنیاد پرستی سے مراد دنیا کے امن کو تہہ و بالا کرنے کے عزائم رکھنا ہے۔ اسی لیے اب پاکستان کی جیلوں کی کال کوٹھریوں میں ان کے ان احسانات کا بدلہ چکایا جارہا ہے، جو انھوں نے افغانستان میں پاکستان کی بقا کی جنگ لڑ کر کیے تھے، اور اب عرب مجاہدین کے اپنے آبائی وطن میں پھانسی کے پھندے ان کے استقبال کے لیے موجود ہیں۔ جب پاکستان کی حکومت ان عرب مجاہدین کو گرفتار کرکے ان کی حکومتوں کے حوالے کرتی ہے تو وہاں دو چار دن ان پر مقدمہ چلتا ہے اور چوتھے پانچویں دن انھیں سولی پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ آخر ان مجاہدین کے ساتھ ان رویوں میں یک دم یہ تبدیلی کیوں؟ انھیں ہیرو سے ایک دم زیرو کیوں بنایا جارہا ہے؟ آخر کس نے ان کی طرف سے نگاہ پھیری کہ زمانے کے تیور بدل گئے۔ افغانستان میں جہادی جماعتیں جو ان سے محبت کا دم بھرتی تھیں، اور جن کی دولت کے بل بوتے پر انھوں نے سائیکل سے پجارو تک کا سفر طے کیا، وہ بھی اپنے محسنوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کے لیے تیار نہیں، حقِ نمک ادا کرنے پر آمادہ نہیں اور سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔

آپ ان سے شکایت مت کیجیے ان رویوں کی آلہ کار کا کیا قصور ہے؟ ایک تلوار اگر کسی مجرم کی گردن کاٹنے کے بجائے کسی بے گناہ کا سر قلم کردے، وہ خود تو قصوروار نہیں، وہ تو آلہ کار ہے۔ قصوروار تو تلوار چلانے والا قرار پائے گا۔ اگر ملامت کرنی ہے تو ان جہادی جماعتوں اور ان غلام حکومتوں کو مت کیجیے، یہ تو خود اپنے اوپر اختیار نہیں رکھتیں۔ ان کی حالت تو یہ ہے کہ ؎

جہاں کردیا نرم نرما گئے یہ
جہاں کردیا گرم گرما گئے یہ

اگر ملامت کرنی ہی ہے تو امریکہ کو کیجیے جس نے انھیں اپنا آلۂ کار بنایا ہوا ہے۔ اس کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ روس اور امریکہ دو روایتی حریف ہیں۔ جہادِ افغانستان سے قبل بھی گزشتہ کئی عشروں سے ان کی سرد جنگ جاری تھی اور دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے

کے لیے ایک دوسرے کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے مواقعوں کی تلاش میں رہتے تھے۔ روس کا حلیف امریکہ کا حریف ہوتا تھا اور امریکہ کا حلیف روس کے نزدیک حریف تصور ہوتا۔ جو ملک امریکی جارحیت کا شکار ہوتا روس کی ہمدردی کا مستحق ٹھہرتا جیسے ویت نام اور جو ملک روسی جارحیت کا نشانہ بنتا امریکہ اسے سینے سے لگا لیتا یہ ایک روایت تھی جو گزشتہ کئی عشروں سے چلی آرہی تھی۔

جب روس نے افغانستان میں جارحیت کی تو جو لوگ افغانستان کو تنہا سمجھ رہے تھے وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ روس کو شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ روس امریکہ کے مدِمقابل سپر پاور کی حیثیت رکھتا تھا اس کی فوج جدید اسلحہ سے لیس تھی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ افغانستان پر باقاعدہ جنگ مسلط کرنے سے پہلے ہی نظریات کے میدان میں روس بے شمار افغانیوں کے دل و دماغ کو کمیونسٹ نظریات کے ذریعے مسخر کر چکا تھا گویا پہلے ہی اس کے اپنے افراد افغان حکومت اور انتظامیہ میں موجود تھے اس لیے افغانستان فتح کرنے میں کسی خاص مشکل کا درپیش آنا عبث تھا۔

تاہم ایسا اس وقت ہوتا جب کہ روس کے مدِمقابل افغانستان کو تنہا سمجھا جاتا لیکن ایسا نہیں تھا روس کے حریف کو امریکہ نے تنہا نہیں چھوڑا اور افغانستان کی پشت پر پہنچ گیا امریکہ کا تعاون صرف امریکہ کا تعاون نہیں تھا بلکہ اس کے زیر اثر دنیا کے اکثر ممالک کا تعاون بھی افغانیوں کو حاصل ہو گیا۔

ادھر افغانستان میں روسی جارحیت کے جو مقاصد بیان کیے جا رہے تھے ان کے مطابق روس گرم پانیوں تک اپنی پہنچ چاہتا تھا تاکہ اپنی گرتی ہوئی معیشت کو استحکام دے سکے اس لیے افغانستان کے بعد روس جارحیت کے لیے پاکستان کی طرف پیش قدمی کرے گا یوں پاکستان کی بقا اور سالمیت کو بھی خطرہ ٹھہرا اور پاکستان کا مفاد اس میں قرار پایا کہ روس کو افغانستان میں ایسا پھنسا دیا جائے کہ وہ آگے بڑھ ہی نہ سکے۔ پاکستانی حکومت اور پاکستانی فوج کے نزدیک افغانستان کی جنگ پاکستان کی بقا اور سلامتی کی جنگ ٹھہری!

اس طرح عالم اسلام کی سب سے موثر عسکری قوت پاکستان بھی اس جنگ میں افغانیوں کی پشت پناہی کے لیے آگے بڑھی۔ یوں افغانستان میں ہونے والی جنگ روس افغان جنگ نہیں،

بلکہ روس بمقابلہ امریکہ پاکستان اور افغانستان جنگ بن گئی چنانچہ افغان پلڑہ زیادہ بھاری بھر کم ہوگیا۔

مسلمان عوام جذبے کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں یہی وہ واحد متاع ہے جس کی بنیاد پر یہ بڑی بڑی مہمات سر کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں اور اگر ان کو باصلاحیت کا ئیڈ (رہنما) مل جائے تو مہمات سر بھی کر دکھاتے ہیں ۔ ——— افغان جنگ میں افغانیوں کے پاس صرف جذبہ تھا باقی لڑنے کی منصوبہ بندی، اسلحہ اور رہنمائی پیچھے سے فراہم کی گئی۔

جہادِ افغانستان میں جب تک امریکہ کا مفاد باقی رہا اس وقت تک مجاہدین میں بھی اختلافات پیدا نہیں ہوئے اور دنیا بھر میں افغان مجاہدین کو بطور ہیرو پیش کیا جاتا رہا مصر سمیت کسی بھی اسلامی ملک نے جہاد کے لیے افغانستان جانے والوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی تھی۔ لیکن جیسے ہی روس افغانستان سے نکلا امریکہ کی دلچسپی تبدیل ہوگئی۔ پہلے اس کی دلچسپی افغانیوں کو متحد رکھنے میں تھی بعد ازاں اس کی دلچسپی افغانیوں کو منتشر رکھنے اور باہم لڑانے میں ہوگئی۔ پہلے مقصد میں بھی امریکہ کامیاب رہا اور دوسرے مقصد میں بھی۔ پہلے اس کی دلچسپی اس بات میں تھی کہ عرب مجاہدین اپنی دولت سمیت جہادِ افغانستان میں شریک ہوں اس لیے کسی حکومت کی طرف سے افغانستان آنے جانے پر کوئی روک ٹوک نہیں تھی لیکن جیسے ہی عرب مجاہدین کے ساتھ امریکہ کی ہمدردیاں ختم ہوئیں ویسے ہی پاکستان میں بھی ان کے لیے قید خانوں کے دروازے کھلے اور ان کے اپنے ممالک میں بھی پھانسی کے پھندے ان کے استقبال کے لیے تیار ہوگئے۔

عرب مجاہدین پر ہونے والے یہ مظالم تاحال جاری ہیں۔ بہت سے عربوں کو پاکستان کی شہریت بھی دے دی گئی تھی لیکن مصر اور دیگر عرب ممالک کے مطالبے اور امریکہ کے دباؤ پر انہیں متعلقہ حکومتوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ ان عرب مجاہدین اور ان کے لواحقین کی فریاد کونسلر سے لے کر وزیرِ اعظم تک کوئی سننے پر آمادہ نہیں۔ ان مجاہدین کی ہم نوالہ اور ہم پیالہ جہادی جماعتیں بھی ان مظلوم مجاہدین کو اس ظلم سے نجات دلانے کے لیے جہاد کرنے پر تیار نہیں۔ شاید اس لیے کہ اس جہاد کے لیے امریکہ کی طرف سے "این او سی" جاری نہیں ہوا ہے اور شاید اس لیے کہ پاکستانی حکومت اور انٹیلیجنس ایجنسیوں کی رضامندی شاملِ حال نہیں۔

سمجھ نہیں آتا اپنے اس اخلاص پر فخر کریں جس کی لگام عقل کے ہاتھ میں نہیں یا اپنی سادگی

کارونا رونہیں ہے آخر ہم کب تک دانستہ یا نادانستہ باطل قوتوں کے آلہ کار بن کر ان کے مفاد میں ان کے تجویز کردہ میدان میں ان کی منصوبہ بندی کے تحت اپنی صلاحیتیں، توانائیاں اور وسائل جھونکتے رہیں گے ؟ آخر کب تک سراب کے پیچھے بھاگ بھاگ کر خود کو ہلکان کرتے رہیں گے ؟ کب تک ہم امریکہ کے لیے ایسے جہاد کرتے رہیں گے جن کی نہ ابتداء ہمارے ہاتھ میں ہو نہ انتہا ہمارے ہاتھ میں ہو اور نہ درمیان ہماری گرفت میں ہو ؟ آخر کب ہم اس قابل ہوں گے کہ خالصتاً دینِ حقہ کی سربلندی کے لیے خود کار طریقہ سے لڑ سکیں ؟ یقیناً ایسا اس وقت ہوگا کہ جب ہماری عوام اتنی باشعور ہو گی کہ کھرے اور کھوٹے کی پہچان کر سکے گی۔ (بشکریہ ہفت روزہ تکبیر، کراچی)

- حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں ہیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپؐ نے سفیانؓ کی کمر پکڑ کر کہا: "اے سفیان! اپنی چادر نہ لٹکاؤ، کیوں کہ ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔" (مسند احمد)
- ایک آدمی حضرت عمرؓ کی بیمار پرسی کے لیے آیا اور چند ہمدردانہ کلمات کہہ کر جانے لگا، اس کی چادر زمین پر لٹک رہی تھی حضرت عمرؓ نے اسے واپس بلایا اور کہا: "اے بھتیجے! اپنا کپڑا اوپر اٹھاؤ، اس طرح کپڑا زیادہ دیر باقی رہے گا اور رب کا تقویٰ تجھ میں زیادہ ہوگا۔" (بخاری)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کپڑا لٹکا کر چلتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ اس کے پیچھے چلے حتیٰ کہ دوڑے اور اس کے کپڑے کو پکڑ لیا اور فرمایا: "اپنی ازار اونچی کرو" اس نے عرض کی: "اے اللہ کے رسولؐ! میرے پاؤں ٹیڑھے ہیں اور گھٹنے آپس میں ٹکراتے ہیں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: "اپنی چادر اونچی کرو، اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کی ہوئی چیز خوبصورت ہے۔" اس کے بعد اس کی چادر نصف پنڈلی تک رہی۔ (مسند امام احمد)
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "ازار نصف پنڈلی سے ٹخنوں تک ہے، اس سے نیچے کوئی خیر نہیں۔" (مسند امام احمد)

سوچیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو اپنی چادریں ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی اجازت نہیں دی —— تو کیا ہم صحابہؓ سے زیادہ متقی ہیں ؟